الذی ذاع فی الوجیات سلوة الراحمین

الروض الممطور

فی تراجم

المولوی محمد نور الهدی المغفور

جس میں ان صالح عالم باعمل جناب مولوی نور الهدی ابن قدوة العارفین
مولانا عبد الرحیم صاحب اکبر آبادی کی سوانح عمری مندرج ہے

از تالیفات جناب مولانا مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور
داناپوری عظیم آبادی واعظ اسلام پٹنہ مدرسہ اصلاح المسلمین

سنہ ۱۳۲۶ھ

… مدرسہ اصلاح المسلمین نزد مؤلف … مولانا عبد الرحیم صاحب …

ارادہ المسمّٰی بہ سوانح نوری محمد نور الہدیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد اُس شاہنشاہ حی القیوم کو زیبا ہے جسکی ذات پاک زوال و فنا سے بری ہے۔ اور درود بے عدد
و بے شمار اُسکے رسول برحق احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو جس نے کوس کل من علیہا
فان اور کل نفس ذائقۃ الموت کا بجا کر دنیا کی بے ثباتی کی تشہیر کی اور آپ کے آل پاک
و اصحاب سراپا نور ہدیٰ پر جو اس تعلیم سے متاثر ہو کر ملک سرمدی کے حصول میں [illegible]
و اس سپنجی سرائے میں فریفتہ و شیدا نہ ہوئے صلے اللہ علیہم اجمعین ۞ اما بعد
خوشہ چین خرمن احمدی فقیر ابو الحسنات محمد عبد الغفور دانا پوری عظیم آبادی
عرض کرتا ہے کہ اس دار محن ناپائدار میں انسانی زندگی کے لیے عجب عجب بلا و مصیبت کا سامنا ہے
در حقیقت اصحاب بصیرت کے لیے جہت سے لے کر مشقت و دردسری کے علاوہ خوشی و فرحت کا نام
و نشان نہیں اسی حق میں حضرت میر درد دہلوی فرماتے ہیں ع زندگی ہے یا کوئی جنجال ہے ہم تو
اس جینے کے ہاتھوں مر چلے ۔ اسی لیے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا ہے اللّٰہم لا عیش
الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ یعنی خوشی اونہیں مقدس حضرات کے لیے ہے جنہوں نے
خار بند گلستان کے ساتھ دلبستگی نہ کی اور اس فرومایہ عجوزہ دنیا کے ساتھ بادہ اور [illegible]
اور اسکے دل فریب اور دل خوش کن شئے کو بازیچۂ طفلان سے کم خیال نہ فرمایا ع بازیچۂ ایست طفل
فریب این متاع دہر ۔ بے عقل مردمان کہ برو مبتلا شوند ۔ اور اسکے خوشی و غم کو ڈرامہ و تھیٹر کے
ایکٹروں و پردوں سے زیادہ وقعت نہ دی ۔ اور اوس میں سرشار و مخمور نہ ہوئے۔

لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم۔ اور الذی خلق الموت والحیات لیبلوکم
ایکم احسن عملا۔ پر کاربند ہے مگر اسکے ساتھ فطرت انسانی کچھ اس طور پر مجبول و مخلوق ہوئی ہے کہ
باوجود غلبۂ روحانیت و صفات ملکی کے صدمات و غم کا اثر اوسکے قلب پر پڑے اور بے اختیار انا للہ و
انا الیہ راجعون کہہ اٹھے یہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ خاندان کے خاندان یا ساری قوم کی امیدیں
کسیکے ساتھ دینی لحاظ سے وابستہ ہوں اور پھر وہ امید منقطع ہو جائے تو بیشک اہل اللہ کے لیے اوسی
دریائے وحدت کے سرچشمہ کی وجہ سے صدمہ کا ہونا بھی لابدی امر ہے۔ پس جو صدمہ اوس بلبل گلستان
سرمدی و سرو خوشنمال چمنستان صمد و قیومی مرتاض رب غفور جامع معقول و منقول عزیزم مولوی نورالہدی
خلف اصغر قدوة السالکین زبدة العارفین جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ابن مقبول بارگاہ کونین
جناب مولانا فرحت حسین صاحب زبیری ہاشمی صمد و قیومی عظیم آبادی حفظہم اللہ کے انتقال پر ملال سے
سلسلے خاندان و جماعت کو ہوا اسی میں فکر کے ہیں چونکہ عین عالم شباب اوس مرحوم مغفور کا تھا اور باوجود
نوجوانی کے متصف با وصاف حمیدہ تھے۔ اسوجہ سے مناسب سمجھتا ہوں کہ مختصر سوانح عمری ایسے جوان صالح
عالم باعمل فنافی مرضیات الوالدین و حضرت رب العباد کی لکھوں تاکہ نوجوانوں اور انکے والدین کیلئے عبرت و نصیحت ہو۔

آپ ددھیالی نسب سے زبیری الہاشمی ہیں اور ننہیالی سے حسینی۔ پردادا آپ کے جناب
مولوی فتح علی مرحوم ہیں جو مولانا ولایت علی ولی یکے از اجلۂ واعاظم اہلحدیث ہند کے والد بزرگوار ہیں۔
والدہ ماجدہ آپ کی مسماة جمیلة النساء بنت سید شاہ حبیب الحسنین بن شاہ غلام غوث حسینی نسباً و دیوڑی
وطناً ہیں اور وہ فرزندان سے حضرت مولانا سید محمد شاہ باز قدس سرہ بھاگلپوری کے ہیں۔

آپ کی ولادت بتاریخ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ روز دو شنبہ وقت عصر بشہر پٹنہ محلہ ثمولیہ
علاقہ تھانہ عالمگنج مکان میں جناب مقبول بارگاہ کونین مولانا سید شاہ محمد حسین قدس سرہ کے ہوئی جناب
زبدة الکاملین قدوة العارفین شمس العلماء مولانا محمد سعید قدس سرہ ساکن محلہ مغلپورہ پٹنہ کو جو آپکے نانا
ہیں جب یہ خبر فرحت اثر پہنچی تو تہنیت نامہ مع قطعہ تاریخ کے آپ کے والد بزرگوار کو لکھ بھیجا
جو تذکرہ صادقہ سے یہاں نقل ہوتا ہے۔ وھو ھذا۔

بسم الله الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی رسوله الکریم سیدنا محمد واله واصحابه ذوی الفضل العظیم
عزیز دل و جان سلمه المنان. السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته از مولوی عبد الرحیم صاحب خبر بشاشت اثر
تولد فرزند ارجمند بخانه آن عزیز رسیده بغایت مسرور شدم ہا تا که حصول این نعمت بعد مراجعت
از کربت و غربت از جناب باریتعالی فضل بالائے فضل است حسب ایمائے مولوی صاحب ممدوح
که در ضمن خط شریف نام تاریخی گفته بودند یکی نام تاریخی باہم رسانیده قطعه آن درست کرده بخدمت شان
فرستاده بودم غالبا بمطالعه سامی در آمده باشد دران یک شعر زیاده کرده و یک قطعه تاریخ دیگر هم
درین قرطاس نگارم. الله تعالی در عمر و اقبال این پسر برکت دهاد.

قطعه

بہ والا قدر سالی خجستہ لئے — بعلم و اتقا ممتاز اقران
پسر نام نامیش عبد الرحیم است — خدا بخشید فرزندے بہ از جان
بروز شنبہ وقت عصر چاردہ بود — ز شہر مولد شاہ رسولان
خرد تا سال میلاد آشکارا — بگفتم نامش محمد فضل رحمان
١٣٠١ه

ولہ ایضا

دل عبد الرحیم شاد گردید — ز میلاد پسر تا با خوب
چو آمد این پسر مرغوب جانہا — شدہ شش سال ولادت ابن مرغوب
١٣٠١ه

محمد سعید عفی عنہ ١٩ ربیع الاول روز شنبہ ١٣٠١

جب عمر آپکی چار برس کی ہوئی ختنہ کیا گیا تو اسکے صحت کے بعد حسب رسم و رواج پڑھنے بٹھلائے گئے اور ناظرہ قرآن مجید متن اور اسکے ساتھ اردو کی کتابیں بھی پڑھتے گئے اور تختہ نویسی بھی کرتے تھے بعد ختم قرآن مجید عربی کی صرف نحو اور اسکے ساتھ کچھ فارسی بھی پڑھنے گئے اور مسودہ بھی لکھنے لگے ملکہ خط ملا لکھنے کا ہوا جب ہدایۃ النحو و فصول اکبری کی نوبت پہونچی تو قرآن مجید کا لفظی ترجمہ شروع کیا یہ ترجمہ لکھا ہوا نہ تھا بلکہ زبانی تحت لفظی حسب معمول اپنے خاندان کے پڑھتے رہے یہ ابتدائی تعلیم

اپنے دروازہ پر مختلف معلموں سے ہوئی جب کافیہ شروع کیا تو مدرسہ اصلاح المسلمین سلطان گنج پٹنہ میں داخل ہوئے اور نہایت مستعدی سے پڑھنا شروع کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حسب ضابطہ مدرسہ سالانہ امتحان میں برابر کامیاب ہوتے گئے۔ آپ کا سبق برابر جناب حکیم مولوی سید کفایت حسین صاحب مدرس اول سے ہوتا رہا اور علوم دینیہ درسیہ ضروریہ آپ ہی سے ختم ہوئیں۔ اصول حدیث میں مقدمہ شیخ اور اصول جرجانی پڑھا اور اصول فقہ میں اصول شاشی۔ نور الانوار۔ اور فرائض میں تسہیل الفرائض و سراجی اور حساب میں خلاصۃ الحساب۔ و حدیث شریف میں بلوغ المرام پھر موطا امام مالک پڑھا کیونکہ اسمیں حدیث اور فقہ دونوں ہے پھر بخاری شریف پھر جامع ترمذی پھر نسائی۔ اور تفسیر میں تفسیر جلالین اور فقہ میں مالابد منہ فارسی و قدوری و شرح وقایہ جلدین اولین و ہدایہ جلدین اخیرین پڑھا اور منطق و فلسفہ میں رسالہ منطق مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و شرح تہذیب و قطبی و میر وغیرہ پڑھا اور ادب میں سبعہ معلقہ بعد اسکے مولوی صاحب موصوف سے طب شروع کی اور قانونچہ و کفایہ منصوری۔ و موجز و اقصرائی و سدیدی و ہدیہ سعیدیہ پڑھی مدرسہ سے فرصت کے بعد صادقپور جو تقریباً ایک میل ہوگا ادب عربی کی کتابیں فاضل عدیم المثال جناب مولوی اشرف علی صاحب ایم اے سے مثل کتاب الحماسہ و مقامات حریری و دیوان متنبی اور سبعہ وغیرہ کے پڑھا اور اسی زمانہ میں کچھ انگریزی بھی مولوی عبد القدیم صاحب سے پڑھی جس سے بقدر ضرورت نوشت و خواند کر لیا کرتے تھے۔

آپ کی شادی تاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ در عمر بیس برس بمقام سورجگڈھ بسماۃ محب النساء بنت جناب سید علی کریم صاحب ابن جناب سید اصغر حسین صاحب مرحوم حسینی نسب انجام پائی ان سے دو اولاد ہوئی اول ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء روز چہارشنبہ کو لڑکی تولد ہوئی سعدیہ نام رکھا گیا ۹ مہینہ بیس روز کی ہو کر بتاریخ ۱۰ شعبان ۱۳۱۸ھ کو راہی ملک بقا ہوئی دوسرا ایک لڑکا بتاریخ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۰۷ء روز سہ شنبہ کو اپنے ننہال میں پیدا ہوا نام اسکا محمد شمویل رکھا گیا اور نام تاریخی اس مولود کا محمد ظہیر حسن ہے (۱۳۲۵) مد عمرہ فی طاعت ربہ و مرضیاتہ۔

عبادت سات برس کی عمر سے کبھی کسی وقت کی نماز ترک نہیں ہوئی اور نہ کبھی کسی نماز کو گھر میں پڑھا

برابر مسجد میں ادا کرتے رہے بوقت نہ ہونے موذن کے خود مسجد میں اذان دیتے اور خود امام بنتے چودہ برس کی عمر سے جامع مسجد
شنواسی میں نماز تراویح پڑھانا شروع کیا روزانہ ایک پارہ گاہ زاید تراویح میں پڑھتے عشرۂ اولیٰ اوسط میں اول وقت
اور عشرۂ آخر میں حسب خواہش مقتدیوں کے اول بھی و آخر بھی پڑھتے اور تمام رمضان میں ناظرہ تلاوت سات
آٹھ ختم قرآن شریف کا کرتے اور ۱۳۰۸ھ میں جامع مسجد مذکور میں امام مقرر ہوئے اور خطبہ عیدین و اکثر اوقات پنجوقتی
کی نماز آپ ہی پڑھایا کرتے بغیر عذر شرعی کے اپنی مسجد کی نماز ترک نہیں کی خصوصاً عشا اور فجر کے وقت شب ایک
بارش کی حالت میں بھی مسجد میں جاکر نماز پڑھتے مرض الموت کی ابتدائی حالت میں بھی باوجود خلش تپ و درد سر کے
مسجد میں جاکر خود اذان دیکر نماز پڑھی اور نہ کی نواہش ہوئے **بے نفسی** مسجد کی جاروب کشی کرتے اور
خود اذان کہتے اور امامت کرتے ایک مرتبہ موذن عبد السبحان جو نابینا تھا سخت علیل ہوا اور قریب میں بیٹھے
رہے علیل رہا برابر دونو وقت اوسکے کھانے اور پینے اور دوا کی خبر گیری کرتے اور جب کبھی خاک دہن نہیں آئی
تو اوسکے پاخانہ کو بھی اوٹھا کر پھینکدیا کرتے. **اوقات کی پابندی** و جفاکشی بمعمول یوں تھا کہ
اول وقت مدرسہ جاتے اور ۱۱ بجے اور کبھی ۲ بجے وہاں سے لوٹتے اور کھانا کھا کر دو بجے دوبارہ تحصیل علم کو بکلئے جاتے وہاں
سے مغرب کے وقت اوٹتے اور بعد نماز مغرب جو کچھ پڑھا تھا وہ سب اپنے والد ماجد کو سناتے عشا تک یہی شغل باپ
بیٹے کا رہتا بعد نماز عشا سبق کو یاد کرتے اور مطالعہ کرتے بارہ بجے اور ایک بجے شب تک اوسکے بعد سو رہتے
اور علی الصباح فجر میں اوٹھکر مسجد میں جاکر نماز پڑھتے ایک پارہ قرآن مجید ناظرہ تلاوت کرتے اور اوسکے بعد کچھ
ناشتہ کرکے بدستور مدرسہ کو جاتے الغرض ہر کاموں کو اپنے وقت پر ادا کرتے عین ملازمت اقامت میں صادق پور جاتے
اسی مابین میں اپنے والد ماجد کے کاموں کو بھی انجام دیتے بوجہ تعطیل ہونے مدرسہ کے ہر سال رمضان المبارک میں
دو پارہ قرآن مجید حفظ کرتے اس طور سے اس سال تک بارہ پارے کے حافظ ہو گئے تھے بوقت فرصت مطالعہ کتب
اخبار بینی بھی کرتے وقت کو ضائع نہ کرتے خلاصہ یہ کہ اس سن میں ایسی جفاکشی و محنت کا آدمی دیکھا و سنا نہیں گیا
اطاعت والدین اسکی بابت اسقدر لکھنا بس ہے کہ آپ فنافی الوالدین یا فنافی مرضیات الرب تھے انکی بعد ایسے
سرشار تھے اگر کوئی کام مدرسہ کے جانب کا بعد واپسی مدرسہ کے درپیش ہو گیا تو اسی وقت چلے جاتے کچھ پرواہ
دھوپ یا بارش یا تھکنے کا نہ کرتے. تاریخ ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ میں آپکی والدہ ماجدہ نے رحلت فرمایا اوسوقت

بے نفسی
اوقات کی پابندی
اطاعت والدین

عمر آپکی بارہ برس چار مہینہ کی تھی اُسیوقت سے بصد لجاجت سماجت اپنی والدہ سے کہکر اپنے پدر بزرگوار مرحوم کے پاخانہ و پیشاب اور کھانے کی خدمت اپنے ذمہ لی اور نہایت خوش دلی سے اُسکو مرض الموت تک انجام دیتے رہے آپکے والد بزرگوار کے اس مقولہ سے انکی اطاعت ظاہر ہو کہ وہ میرا خدمتگار تھا بدن میں تیل مل دیتا تھا مجھکو نہلا دیتا تھا وقت شدت علالت کے پاخانہ و پیشاب پھینک دیتا تھا وغیرہ و میرا منشی تھا دیہاتی کاموں کی بھی لکھا لکھی تھا مقدمات عدالت و کلکٹری وغیرہ کا کل کاغذ وہی لکھتا تھا میرے سامنے خطوط وغیرہ وہی لکھتا تھا اور یہی اکثر اوقات چاء بنا دیتا تھا اور بعض اوقات کھانا بھی پکا دیتا تھا میزبان تھا مہمانوں کی خاطر مدارات وہی کرتا تھا میری پیری کا عصا تھا سواری وغیرہ سے اپنے سہارے سے اوتارتا اور چڑھاتا **اخلاق** ہر چھوٹے بڑے سے کمال اخلاق وکشادہ پیشانی سے پیش آتے اگر کسی شخص نے کچھ کلمات نامناسب کہے از راہ حلم و پاس ادب ابھی جواب نہ دیتے۔ اہل برادری و محلہ و ہمسایہ کے ساتھ آپ نہایت سلوک کرتے حتی الامکان انکی خدمت گذاری کا موقع نہیں کھوتے اہل محلہ کا اکثر خط لکھدیتے کسی کا خط پڑھدیتے کسی کا تار لکھدیتے اور کسیکا تار پڑھ دیتے کسی کا منی آرڈر لکھدیتے الغرض اس قسم کی خدمت اہل محلہ کی بہت کرتے اسی وجہ سے انکے جنازے پر محلہ کی غریب عورتیں زار زار روئیں **عقل سلیم** علم کے ساتھ عقل سلیم بھی واہب العطیات نے بخشی تھی کبھی کھیل تماشہ میلہ ٹھیلہ کے گرد نہیں گئے سوا دو ایک بار سیلہ چھتر کے اور نہ کبھی بیکار کام کے گرد گئے باوجودیکہ جوانی دیوانگی مشہور ہے۔ الشباب شعبة من الجنون طبعی امر ہے اس ایام جوانی کو اس طرح طے کیا جیسے پیران کہن سال کرتے ہیں۔ **مزاج** میں غصہ زیادہ تھا لیکن اسمیں خوبی یہ تھی کہ جلد فرو ہو جاتا تھا اور پھر کینہ و بغض نہیں رہتا تھا اکثر اوقات آپکو انفعال بھی ہوتا۔ **افسوس** کہ ایسا عدیم المثال نوجوان صالح فرشتہ صفت صرف اٹھارہ یوم کم چھبیس برس اس دار رنج و محن میں رہکر عارضہ تپ و چیچک میں گیارہ روز مبتلا ہو کر بتاریخ ۲۷ صفر شب سہ شنبہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۰۸ء راہی ملک بقا ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اغفر لہ وارحمہ الحقہ بآبائہ الصالحین۔ آپکے انتقال پر ملال کا سخت صدمہ ہندو مسلمان مخالف وموافق سب کو ہوا اللہ آپ کو غریق رحمت کرے اور آپکا نعم البدل اس خاندان کو نصیب کرے۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ آمین ثم آمین۔ بہت سے حضرات نے قطعات تاریخ لکھے ہیں اُن میں سے بعض مندرج ذیل ہیں:-

قطعۂ تاریخ از جناب جامع فضائل حمیدہ من یکتا ز میدان سخن شمس العلما مولوی محمد یوسف صاحب جعفری رنجور عظیم آبادی

کیوں ہے ماتم سرا یہ شہر پٹنہ؟ غم کدہ آج کیوں ہے صادقپور
آج کیوں ہو رہے ہیں اشک فشان اس گھرانے کے سب اناث و ذکور
خود بخود کیوں ہے دل مرا بےچین کیوں سکون دل سے ہو گیا کافور؟
کیوں ہے تاریک مسجد جامع؟ کیا ہوا۔ آہ اِس مکان کا نور؟
خال اقدس جناب عبد رحیم آج کیوں غم سے ہو رہے ہیں چور؟
کیا ہوا۔ آہ! اُن کا نور نظر کیا ہوا ہائے! میرا بھائی نور!
بامروت۔ حلیم۔ خوش اخلاق صاحب علم و فضل و عقل و شعور
ظاہراً نوجوان بباطن پیر کارہائے زبون سے کوسوں دور
نیک کاموں کا شوق تھا اُن کو اور لہو و لعب سے دل میں نفور
سادگی انتہا کی طینت میں عجب و پندار سر میں تھا نہ غرور
دوست تو دوست تھے عدو تک سے نیکی کرنے میں کرتے تھے نہ قصور
اُن کے اعدا بھی اُن کے تھے مداح اور احباب کا تو کیا مذکور؟
وہ پدر کے عصائے پیری تھے اُن کی خدمت میں چست تا مقدور
باپ کے گویا دست و بازو تھے وہی منشی تھے اور وہی مزدور
خاکروبی کا کام تک کرتے دیکھتے تھے پدر کو جب معذور
ہائے! چیچک نے لی اُنکی جان اقربا سارے رہ گئے مجبور
ہو گئی بیوہ بیوی۔ بچہ یتیم باپ کے دل میں پڑ گیا ناسور
دے گئے ہم سب کو آہ داغ فراق ہو گئے وہ رفیق اہل قبور
کرکے ویران اپنے باپ کا گھر گوشۂ قبر کو کیا معمور
خیر اب جزع و فزع سے حاصل؟ وہ ہوا جو خدا کو تھا منظور

مرضی حق پہ صبر لازم ہے
شکوہ خالق کا کفر ہے رنجورا

کر نتیجے نور کی محبت سے
مانگ تو یہ دعا کہ رب غفورا

بخش دے نور کی خطاؤن کو
اور عطا کر انھین جنان و قصور

نیک کامون مین کی ہو جو کچھ سعی
کیجیو اس کو اے خدا مشکور

اور اُن کے پدر کو دے توفیق
کہ رہین وہ اس ابتلا مین صبور

فکر تاریخ جب ہوئی مجھکو
دل سے آئی ندا کہ لکھ مغفور ۱۳۲۶

دیگر

بشد زاین جہان آہ نور الہدی
کہ نیکو سیر بود و فرخ نہاد

دوان دائما در طریق صلاح
نہ رفتہ گہے راہ فسق و فساد

کمر بستہ در خدمت والدینش
پدر را دل از روئیتش شاد شاد

سبک زیست از فکر و رنج و تعب
کہ این کوہ غم بر سرش اوفتاد

چہ گویم ز حالش کہ باد اجل
ز بیخش برافگند نخل مراد

بمرد آہ در عنفوان شباب
بشد عمرش از بست و پنجم زیاد

دل دوستانش نہ تنہاست خون
کہ گریند بہرش ہم اہل عناد

چو رنجور از فکر پرسید سال
بگفتا آہ نور الہدی داغ داد ۱۳۲۶ ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مولوی حافظ حکیم ابو الحکمۃ عبد القادر خان صاحب متخلص بہ رضا سہارنپوری

پور عبد الرحیم عالی جاہ
نور چشمان اہل صادقپور

آن کہ بُد فخرِ اہل نمونہیب — آن کہ بُد شہر از رخش پرنور
تا ز مسجد بُد از امامی او — مومنان زاقتدائے او مسرور
آن کہ بُد ظاہرا سراپا حسن — آن کہ بباطنًا سراسر نور
جد ریش آن جنان شدہ لاحق — تا وصالش ز شدہ جانش دور
در سنِ بست و پنج رحلت کرد — یاد رحمت بر آن جوان غفور
شدہ تاریک این جہان افسوس — شد منور دیار اہلِ قبور
در ہمہ شیخ و شاب اویلا ہست — ہست فریاد در اُناث و ذکور
رفت آن قوتِ ضعیف پدر — راحتِ جانِ مادرِ رنجور
زن شدہ بیوہ و یتیم پسر — چشمِ احباب شد ز غم بے نور
ذاتِ او جامعِ ستودہ صفات — وصفِ بد بود از وجودش دور
حل نمودے خصالِ محمودش — معنی عقدہ کمال شعور
صورتِ سعیش عیان می دید — ہر کہ در چشمِ عقلِ او بد نور
بود منشی و خادم پدر او — ہمچو مزدور کردے جملہ امور
خویش را ساختہ خاکروب پدر — خاک انداختہ بفرق غرور
بہر تاریخ این غمِ جانکاہ — فکرتے کرد چون دلِ رنجور
آمد از غیب این ندا بہ رضا — زاین جہان رفتہ سوئے عقبیٰ بود
۲۶ ۱۳

والدہ شمس العلماء مولوی محمد یوسف صاحب جعفری متخلص بہ رنجور کہ عمہ مولوی رضا المہدی اند و ایشان شل پنجم

قطعہ تاریخ از مولوی محمد صاحب قیس مدرس۔ ام۔ اے۔ اے اسکول پٹنہ

دریغا کہ نور الہدیٰ رخت بست — ازین دار فانی بملک بقا
سن رحلتش گفت قیس حزین — کہ شد حکم ترحیل نور الہدیٰ

قطعہ تاریخ از بقراط زمان جناب مولوی حکیم محمد شریف صاحب فخر مهدانوی عظیم آبادی

مولوی نور الہدیٰ در باغ خلد — رفت و ما را کردہ بس مغموم وست
بست و ہفتم از صفر سہ شنبہ بود — روی خود زیر کفن کردہ نہفت
چون نگرید مولوی عبد الرحیم — پیش او پسرش جوان در خاک خفت
سال ترحیلش بمن آشفتہ حال — حیف شد بے نور خانہ فخر گفت

ولہ

گشت مولوی نور الہدیٰ مقیم جنان — دل ما آہ در تباہی شد
چون نہ نالم بفرقتش کہ بمن — ماتم این سخت در ضعیفی شد
روز سہ شنبہ بست و ہفت صفر — بود کان زین جہان صفری شد
آہ آرزو کشیدہ فخر سنش — گفت نور الہدیٰ بہشتی شد

قطعہ تاریخ رحلت مرحوم از راقم این تذکرہ فقیر ابو الحسنات عبد الغفور فارغ داناپوری

رہے گا نہ کوئی نہ کوئی رہا ہے — ہمیشہ سے قائم وہی اک خدا ہی

حبیب خدا تک گئے جب یہان سے
گئے آج دنیا سے نور الہدیٰ بھی
سن نوجوانی میں یہ زہد و تقویٰ
ہے فاتح سنِ فوت شد داغ پیدا
۱۳ ۲۶

تو پھر اپنے جینے کی امید کیا ہے
کہ جنکے لیے آہ و شور و بکا ہے
جوان ایسا صالح نہ دیکھا سنا ہے
یہ سن لیجئے داغ نور الہدیٰ ہے
۱۳ ۲۶

اب مین اس مختصر کو دعا پر ختم کرتا ہون۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَضْجَعَہٗ اَللّٰھُمَّ بَدِّلْ لَہٗ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا۔ اَللّٰھُمَّ رَافِقْہُ الْاَنْبِیَاءَ وَالشُّھَدَاءَ وَالصّٰلِحِیْنَ وَاَلْحِقْہُ بِاٰبَائِہِ الْمُکْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

نقشہ آپکی اولاد کا یہ ہے

مولوی نور الہدیٰ مغفور زوج مسماۃ محب النساء بنت سید علی کریم ساکن سورج گڈھ ضلع مونگیر

مسماۃ سعدیہ در طفلی مرد

محمد شمویل مد عمرہ فی طاعت ربہ